



فاروق اعظم

کا عشق رسول

01 مخزنہ الحرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّنَّ ط
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْعِتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دم کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکر اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک نہ پڑھو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوة... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ النَّيَّةُ الصَّادِقَةُ سَجِي نیت سب سے افضل عمل ہے۔⁽¹⁾ اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سنوں گا ﴿ باادب بیٹھوں گا ﴿ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ﴿ اپنی اصلاح کے لئے بیان سنوں گا ﴿ جو سنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! رَسُوْلِ الْکَرِیْم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ اپنی اپنی جگہ بے مثل و بے مثال ہیں، سب ہی آسمانِ ہدایت کے تارے اور اللہ کریم اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے ہیں، لیکن ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور سب صحابہ میں اَفْضَلُ خُلَفَاۓ رَاشِدِیْنَ رَضِيَ اللہُ عَنْہُمْ ہیں، انہی خُلَفَاۓ میں سے دوسرے خلیفہ راشد، امیر المؤمنین حضرت عُمَرُ فَا رُوقِ اعْظَم رَضِيَ اللہُ عَنْہُمْ ہیں، آپ کا یومِ شہادت یَوْمَ مُحَرَّمِ الْحَرَامِ ہے۔ آئیے! اسی مُنَاسَبَت سے آپ رَضِيَ اللہُ عَنْہُمْ کی زندگی کے ایک روشن پہلو ”عشقِ رَسُوْلِ“ کے بارے میں سننے کی سَعَادَات حاصل کرتے ہیں۔



فاروقِ اعظم اور سرکار کی دل جوئی!

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رَسُولِ اَكْرَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غمگین حالت میں اپنے مہمان خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے غلام کے پاس آیا اور کہا: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے میرے داخل ہونے کی اجازت مانگو۔ اس نے واپس آکر کہا: میں نے رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں آپ کا ذکر تو کیا ہے مگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے پھر کہا کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے میری حاضری کی اجازت مانگو۔ وہ گیا اور واپس آکر پھر کہا: میں نے رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے آپ کا ذکر کیا مگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں کچھ کہے بغیر واپس پلٹا تو غلام نے آواز دی کہ آپ اندر آجائیے! اجازت مل گئی ہے۔ چنانچہ میں اندر گیا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سلام کیا۔ آپ ایک چٹائی پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، جس کے نشانات آپ کے پہلو پر واضح نظر آرہے تھے، پھر میں کھڑے کھڑے رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دل جوئی کیلئے عرض گزار ہوا: اَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ یعنی یا رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں آپ کے ساتھ باتیں کر کے آپ کو مانوس کرنا چاہتا ہوں۔ ہم قریش جب مَكَّةَ مُكْرَمَةَ میں تھے تو اپنی عورتوں پر غالب تھے اور یہاں مَدِينَةَ مُنَوَّرَةَ میں آکر ہمارا ایسی قوم سے واسطہ پڑا، جن پر عورتیں غالب ہیں۔ یہ سُن کر حُضُورِ نَبِيِّ پاك، صاحبِ لولاك صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسکرائے۔ میں نے کہا: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں خُفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے پاس گیا تھا اور ان سے کہا: آپ اپنے ساتھ والی (یعنی حضرت عائشہ صَدِيقَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) پر کبھی رَشْك نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے زیادہ حَسِينُ اور شہنشاہِ مدینہ، قَرَارِ قَلْبِ وَسِينَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی

پسندیدہ زوجہ ہیں۔ یہ سن کر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ مُسکرا دیئے۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب موعظۃ الرجل ابنۃ لِحال زوجا، ۴۶۰/۳، حدیث: ۵۱۹۱، منلفظ)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اندازہ لگائیے کہ فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی تکلیف یا غم میں مبتلا ہوں، اسی لئے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مانوس کرنا چاہا اور بالآخر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اپنے اس ارادے میں کامیاب بھی ہو گئے اور رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی باتوں پر مُسکرا دیئے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا یہ عالم ہے کہ وہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہو جاتے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی کیلئے طرح طرح کی کوشش کرتے اور ایک ہم ہیں کہ شب و روز گناہوں میں گزارتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت کو تکلیف پہنچاتے ہیں مگر ہمیں اس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! اس بات میں شک نہیں کہ آج بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمتیوں کے تمام احوال کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ

رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے، اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے، جب میں کوئی بھلائی دیکھوں گا تو حمدِ الہی بجالاؤں گا اور جب بُرائی دیکھوں گا تمہاری بخشش کی دُعا کروں گا۔ (مسندبزار، ۳۰۸/۵ و ۳۰۹، حدیث: ۱۹۲۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہر اُمتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حُضُورِ اُنُورِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہیں اندھیرے، اُجالے، کھلی، چھپی، موجود و معذوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہے۔ جس کی آنکھ میں

مَا زَاغَ كَأْسُ رَمِهِ هُوَ، اس کی نگاہ ہمارے خواب و خیال سے زیادہ تیز ہے، ہم خواب و خیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِگاہ سے ہر چیز کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ صُوفِيَاءُ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اجْمَعِينَ) فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں، لہذا حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے دلوں کی ہر کیفیت سے خبر دار ہیں۔ (مراۃ، ج. ۱، ص: ۲۳۹)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں کے تمام احوال سے باخبر ہیں تو ہمارے نیک اعمال دیکھ کہ خوش اور بُرے اعمال سے غمگین بھی ہوتے ہوں گے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکت پر کثرت سے دُرُودِ سَلام کے گجرے نچھاور کریں، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کریں اور دُوسروں کو بھی سکھائیں تاکہ حُضُورِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خوش ہو کر روزِ محشر اپنے گنہگار اُمّتیوں کی شفاعت فرما کر جَنّت میں ہمیں بھی اپنے ساتھ لیتے جائیں۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تعارفِ عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

خليفة دُوم، جانشینِ پیغمبر، حضرتِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی کُنیت ”أَبُو حَفْص“ اور لقب ”فَارُوقِ اعْظَم“ ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ 39 مردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دُعا سے اعلانِ نَبُوّت کے چھٹے سال ایمان لائے، اسی لئے آپ کو مَتَّبِعُ الْآرْبَعِينَ یعنی ”40 کا عَد دُپُور کرنے والا“ کہتے ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُور، رحمتِ عالم، جانِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر

حَرَمِ مُحَرَّم میں اِغْلَانِیہ نَمَاز اَدَا فرمائی۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِسْلَامِي جَنگوں میں مُجَاهِدَانہ شَان کے سَاتھ شَرِيک رہے اور تَمَام مَنُضُوبہ بِنْدِيوں میں شَاهِ خَيْرِ الْاَنَامِ، رُسُولِ عَالِي مَقَامِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وَزِيرو مُشِيْر كِي حَيْثِيَّت سے وَفَادَار و رَفِيْق كَار رہے۔ خَلِيْفَه اَوَّل، اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ اَبُو بَكْرِ صِدِّيْق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اِپْنِے بَعْد حَضْرَتِ فَاَرْوَقِ اَعْظَم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كُو خَلِيْفَه مُنْتَخَب فرمَایَا، اِپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے تَحْتِ خِلَافَتِ پَر رَوْنَقِ اَفْرُوْرَه كَر جَاشِيْنِي مَنُصْطَفِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي تَمَام تَرْزِي دَارِيوں كُو بَهْت هِي اِچھي اِنْدَاز سے سَر اَنْجَام دِيَا۔

بِالَاخِر نَمَازِ فَجْرِ مِيں اِيك بَد بَخْت نے اِپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پَر خَنْجَر سے وَار كِيَا اور اِپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَحْموں كِي تَاب نَه لَاتے هُوئے تِيْسَرے دِن شَرَفِ شَهَادَتِ سے سَر فَرَاز هُو گئے۔ بُوْقَتِ وَفَاتِ اِپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كِي عُمُر شَرِيْف 63 بَرَس تھِي۔ حَضْرَتِ صُهَيْب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اِپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كِي نَمَازِ جَنَازَه پڑھَايِي اور كُو هَر نِيَاِب، فَيضَانِ نُبُوْت سے فَيضِ يَاب، خَلِيْفَه رُسَالَتِ مَآبِ حَضْرَتِ عَمْرَبِنِ خَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رُوْضَه مُبَارَكَه كے اِنْدَر اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ صِدِّيْقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كے پِهَلُوئے اَنُوْر مِيں مَدْفُونِ هُوئے، جُو كَه سَر كَارِ اَنَامِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كے مُبَارَكِ پِهَلُو مِيں اَرَام فرمَایَا۔ (الرِّيَاضُ النُّضْرَةُ فِي مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ ج ۱ ص ۲۸۵، ۳۰۸، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳،

سے محبت رکھنا، ایمان کیلئے جزو لاینفک (یعنی وہ حصہ جو جدا نہ ہو سکے) ہے، لہذا مومن کامل کے لیے ضروری ہے تمام رشتوں اور کائنات کی ہر چیز سے محبوب ترین، اُسے سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہو۔

ہر شے سے محبوب:

بخاری شریف، حدیث نمبر 6632 میں ہے: حضرت عَبْدُ اللہِ بنِ ہشام رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ ہم سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت عمر فاروقِ اَعْظَم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کی: لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي یعنی يَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ نَهَيْتُ عُمَرَ! اس رَبِّ كَرِيمٍ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! (تمہاری محبت اس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کی: وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي یعنی يَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا پاک کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ یہ سن کر نبی پاک، صاحبِ لَوْ لَاح صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: الْآنَ يَا عُمَرُ! یعنی اے عمر! اب (تمہاری محبت کامل ہوگئی۔) (بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف

كانت يمين النبي، ج ۴، ص ۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حکم صرف فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی دنیا تک آنے والے ایک ایک مسلمان کیلئے ہے، کیونکہ محبتِ مُصْطَفَیْہِ وہ چیز ہے، جس کے

بغیر ہمارا ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱۷/۱، حدیث ۱۵) یقیناً! ایک مسلمان کو پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ایسی ہی مَحَبَّت ہونی چاہئے کیونکہ یہی اس کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ ائمہ منین حضرت فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے عشق رسول کے کیا کہنے! جب آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو حُضُور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی یاد آتی تو آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بے قرار ہو جاتے اور فراقِ محبوب میں رگریہ وزاری کرتے، چُنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے غلام حضرت اسلم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: جب آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ذکر کرتے تو عشق رسول سے بے تاب ہو کر رونے لگتے اور فرماتے: پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تو لوگوں میں سب سے زیادہ رَحْمِ دِل، یتیم کیلئے والد اور لوگوں میں دلی طور پر سب سے زیادہ بہادر تھے، وہ تو کھھرے کھھرے چہرے والے، مہکتی خوشبو والے اور حسب (خاندان) کے اعتبار سے سب سے زیادہ مَكْرَم (محترم) تھے، اولین و آخرین میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مثل کوئی نہیں۔ (جمع الجوامع، ج ۱۰ ص ۱۶، حدیث ۳۳)

فاروقِ اعظمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا عقیدہ مَحَبَّت

پیارے اسلامی بھائیو! نبی کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے

آقا و مولیٰ ہیں، ہم سب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اذنی غلام ہیں اور غلام چاہے کیسے ہی اعلیٰ مرتبہ پر کیوں نہ پہنچ جائے مگر اپنے مولیٰ کی محبت اور اس کی عقیدت ہمیشہ اس کے دل میں قائم رہتی ہے، وہ اس کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کرتا، ہر ایک کے سامنے بڑے فخریہ انداز میں اپنے آقا کی تعریف کرتا اور اس کا غلام ہونے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بھی ایک سچے عاشقِ رسول، یقینی جنتی اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ میں اعلیٰ مرتبے پر فائز صحابی رَسُوْل ہیں اور آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خود کو حُضُوْر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خادم اور غلام ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے، چنانچہ

حضرت سعید بن مسیب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جب منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَكُنْتُ عَبْدًا وَخَادِمًا یعنی میں حُضُوْر پُر نُور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے فیض یافتہ رہا ہوں، پس میں حُضُوْر صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غلام اور خدمت گار رہا ہوں۔ (سنن دارک حاکم، کتاب العلم، خطبۃ عمر بعد ما ولی۔۔۔ الخ، ۱/۲۳۲، حدیث: ۲۲۵)

پیارے اسلامی بھائیو! فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا غلامی رسول کا دعویٰ صرف

زبان کی حد تک نہیں تھا بلکہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، نبی کریم، رُوف و رحیم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعی سچے غلام تھے، ساری زندگی آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے گزاری۔ لیکن افسوس! صد افسوس! ہم غلامی رسول کا دم بھرتے اور اس کے دَعْوے کرتے تو نظر آتے ہیں

مگر ہمارا کردار اس کے الٹ دکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھئے! محبتِ رَسُوْل صرف اس بات کا نام نہیں کہ اجتماعِ ذکر و نعت اور جلوسِ میلاد میں بلند آواز سے جھوم جھوم کر نعت شریف پڑھی

جائے، ہاتھ اٹھا کر زور زور سے نعرے لگائے جائیں اور پھر ساری رات جاگنے کے بعد نماز فجر پڑھے بغیر ہی سو جائیں، عام دنوں میں بھی پانچوں نمازیں حتیٰ کہ جمعہ تک نہ پڑھیں، پیارے آقا، دو عالم کے ﷺ کی پیاری سُنَّتِ داڑھی شریف مُنڈوائیں یا ایک مُٹھی سے گھٹائیں، سُنَّتوں کو چھوڑ کر نئے نئے فیشن اپنائیں، اچھے اخلاق سے پیش آنے کے بجائے بد اخلاقی اور دیگر بُرائیاں بھی نہ نکال پائیں تو ایسی حُجَّتِ کامل کیسے ہوگی؟ جبکہ حقیقی حُجَّتِ تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ حُقُوق کی ادائیگی میں سرکارِ دو جہاں، شفیعِ عاصیاں، وکیلِ مجرماں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُونچا مانا جائے، وہ اس طرح کہ ہم آپ کے لائے ہوئے دین کو تسلیم کریں، آپ کی تعظیم و ادب بجالائیں اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اولاد، ماں باپ، عزیز و اقارب اور اپنے مال و اسباب پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و خوشنودی کو مُقَدَّم رکھیں۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۱، کتاب الایمان، فصل اول، ص ۵۰) اور جس کام سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمادیا، اس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے رہیں، اگر بتقاضائے بَشَرِیَّتِ اس کا ارتکاب کر بیٹھیں تو اللہ پاک کی رحمت سے بخشے جانے اور روزِ محشر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت پانے کی اُمید رکھتے ہوئے سچی توبہ کریں اور آئندہ اس گناہ کی طرف جانے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائیں۔ آئیے! اس بات کی سچے دل سے نیت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی اِنْ شَاءَ اللہ... بلکہ آج تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں توبہ کر کے انہیں ادا بھی کریں گے اِنْ شَاءَ اللہ... جھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہِ خلافی، دھوکہ دہی وغیرہ گناہوں سے بچتے رہیں گے اِنْ شَاءَ اللہ... فیشن پرستی کو چھوڑ کر سنتیں اپنائیں گے اِنْ شَاءَ اللہ... فلمیں ڈرامے اور گانے باجے چھوڑ کر صرف FGN چینل دیکھیں گے اِنْ شَاءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! کامل محبت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ محبت کرنے والے کو اپنے محبوب سے تعلق رکھنے والی ہر ہر چیز سے محبت ہو۔ امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی محبت رسول کے کیا کہنے! فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نہ صرف اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکت سے محبت فرماتے تھے بلکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اولاد، ازواج، اصحاب بلکہ ہر وہ چیز جسے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ نسبت ہو جاتی اس سے بھی والہانہ عقیدت اور محبت فرماتے اور یہی حقیقی محبت کے تقاضوں میں سے ہے۔ امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی سیرتِ طیبہ کے بے شمار واقعات ایسے ہیں، جن سے اسی حقیقی محبت و عشق کا والہانہ اظہار ہوتا ہے، آئیے! ان میں سے ایک واقعہ سنتے ہیں۔

اللہ پاک پارہ 30 سُورَةُ الْبَكَّةِ کی پہلی اور دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَكَّةِ ۝ وَأَنْتَ حَلٌّ | تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْعُرْفَانِ: مجھے اس شہر کی قسم۔ جبکہ تم
بِهَذَا الْبَكَّةِ ۝ (پارہ: ۳۰، البلد: ۱، ۲) | اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! مفسرین کرام کا اس بات پر اجماع (اتفاق) ہے کہ اس آیت کریمہ میں اللہ پاک جس شہر کی قسم یاد فرما رہا ہے، وہ مکہ مکرمہ ہے۔ اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حضور نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی جناب میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اتنی بلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذکر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے انبیاء کی اور آپ کا مقام و مرتبہ اس کے ہاں اتنا بلند ہے کہ اس نے لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَكَّةِ کے ذریعے آپ کے مبارک قدموں کی خاک کی قسم ذکر فرمائی ہے۔ (شرح زرقانی علی المواہب، الفصل الخامس۔۔۔ الخ، ج ۸، ص ۹۳)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا! امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَكَّةَ مَكْرَمَةً سے اس لیے بھی مَحَبَّت فرماتے تھے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے محبوب آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ آپ مَدِينَةَ مَنَوَّرَةَ سے بھی ایسی ہی مَحَبَّت فرماتے تھے، آپ کی مَدِينَةَ مَنَوَّرَةَ سے عشق و مَحَبَّت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَدِينَةَ مَنَوَّرَةَ میں وفات کی دُعا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ بارگاہِ الہی میں اس طرح عَرْض کرتے: **اللَّهُمَّ ارْمُقْنِي شَهَادَتِي سَبِيلَكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بَلَدِ رَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** یعنی اے اللہ پاک! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے شہر میں مَوْت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدينة، باب كراهية النبی۔۔ الخ، ج ۱، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۸۹۰) اور آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی یہ دونوں دُعائیں مقبول ہوئیں۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فاروق اعظم اور اتباعِ رسول

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے مَحَبَّت کا دم بھرتا ہے تو اس جیسا بننے، اس کی آواؤں کو اپنانے اور اس کی پیروی میں ہی ساری زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے عشق رسول کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ہر معاملے میں دو عالم کے آقا، مکی مدنی مُصْطَفَى، حبیبِ کبریا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اتباع (پیروی) کرتے تھے۔ چنانچہ

بڑھی ہوئی آستینوں کو چھری سے کاٹ لیا:

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے نئی قمیص پہنی تو چھری منگوائی اور فرمایا: اے بیٹے! اس کی لمبی آستینوں کو

سرے سے پکڑ کر کھینچو اور جہاں تک میری انگلیاں ہیں، ان کے آگے سے کپڑا کاٹ دو۔ عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کاٹا تو وہ بالکل سیدھا نہیں بلکہ اوپر نیچے سے کٹا۔ میں نے عرض کیا: ابا جاحن! اگر اسے قینچی سے کاٹا جاتا تو بہتر رہتا؟ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: بیٹا! اسے ایسے ہی رہنے دو کیونکہ میں نے شَفِيْعُ الْمَذْنِبِيْنَ، اَبِيْسُ الْعَرِيْبِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ایسے ہی کاٹتے دیکھا تھا۔ اس لیے میں نے بھی چھری سے آستینیں کاٹ دیں۔ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت عُمرُ فَاْرُوقِ اعْظَمُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے آستین کاٹنے کے بعد گرتے کی حالت یہ تھی کہ اس سے بعض دھاگے باہر نکل نکل کر آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے قدموں کے بوسے لیتے رہتے تھے۔ (مسند درک

حاکم، کتاب اللباس، کان نبی اللہ۔۔۔ الخ، ج ۵، ص ۲۷۵، حدیث: ۷۴۹۸)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! حضرت عُمرُ فَاْرُوقِ اعْظَمُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی ذاتِ مُبارکہ میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے عشقِ رسول اور آپ کی سُنّتوں پر عمل کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اِتِّبَاعِ میں آپ نے بھی چھری ہی سے آستین کاٹ لی لیکن وہ صحیح نہ کٹی، پھر بھی آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اسی حالت میں اس قمیص کو پہننے میں کوئی شرم محسوس نہیں کی، یہ کمالِ دَرَجے کی اِتِّبَاعِ سُنَّتِ مُصْطَفٰے تھی۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! محبت کا تقاضا یہ نہیں کہ جس سے محبت کی جائے تو فقط اسی کی ذات میں کھو کر اپنی محبت کو مَحْدُوْدِ رِکْھَا جَاوے بلکہ محبت کرنے والا تو اپنے محبوب سے مُنْسُوْبِ ہر چیز سے پیار کرتا ہے، اس کے اہل و عیال، عزیز و اقارب اور دوست و اَحْبَابِ سے بھی محبت کرتا ہے۔ چُنا نچہ

حسین کریمین رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کو اپنی اولاد پر ترجیح دی:

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب خِلافتِ فاروقی میں اللہ پاک نے صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کے ہاتھ پر (کسریٰ کے دار الحکومت) مدائن فتح کیا اور مالِ غنیمتِ مدینہ منورہ میں آیا تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے مسجدِ نبوی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کر دیا۔ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ مال لینے جمع ہو گئے۔ سب سے پہلے حضرت امام حسن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! اللہ پاک نے جو مسلمانوں کو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے میرا حصہ مجھے عطا فرمادیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی مقبولیت اور عزت ہے۔ ساتھ ہی آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ایک ہزار (1000) درہم انہیں دے دیئے۔ انہوں نے اپنا حصہ لیا اور چلے گئے، ان کے بعد حضرت امام حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے کھڑے ہو کر اپنا حصہ مانگا، آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی مقبولیت اور عزت ہے۔ ساتھ ہی آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ایک ہزار (1000) درہم انہیں بھی دے دیئے، اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اٹھے اور اپنا حصہ مانگا۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: آپ کے لیے بھی بڑی مقبولیت اور عزت ہے۔ اور ساتھ ہی انہیں پانچ سو (500) درہم عطا فرمائے، انہوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں اس وقت بھی حضورِ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تلوار اٹھا کر اللہ پاک کی راہ میں لڑتا تھا جب حسن و حسین رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کم عمر مدنی مئے تھے۔ اس کے باوجود آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے انہیں ایک ایک ہزار درہم اور مجھے پانچ سو عطا کیے؟ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا یہ سُنا تھا کہ اہل بیت رَضِيَ اللهُ عَنْهُم اجمعین کی محبت کا سمندر موجیں مارنے لگا اور عشق و محبت سے سرشار ہو کر ارشاد فرمایا: جی ہاں بالکل! (اگر تم چاہتے

ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصہ دوں تو) جاؤ پہلے تم حسین کریمین رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کے باپ جیسا باپ، ان کی والدہ جیسی والدہ، ان کے نانا جیسا نانا، ان کی نانی جیسی نانی، ان کے چچا جیسا چچا اور ان کے ماموں جیسا ماموں لاؤ اور تم کبھی بھی نہیں لاسکتے۔ کیونکہ اَبُوهُمَا فَعَلِيَ الْمَرْتَضَىٰ ان کے والد عَلِيُّ الْمَرْتَضَىٰ شیر خدارَضِيَ اللهُ عَنْهُ ہیں۔ اُمُّهُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ ان کی والدہ سیدہ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ہیں۔ جَدُّهُمَا مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَىٰ ان کے نانا محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہیں، جَدُّتُهُمَا خَدِيجَةُ الْكُبْرَىٰ ان کی نانی سیدہ خَدِيجَةُ الْكُبْرَىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ہیں۔ عَنَّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ہیں۔ خَالَتُهُمَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے شہزادے حضرت ابراہیم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ہیں۔ خَالَتَاهُمَا رُقَيْيَةُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ ابْنَتَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ان کی خالائیں رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بیٹیاں سیدہ رُقَيْيَةُ اور سیدہ اُمُّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ہیں۔ (ریاض النضرة، ج ۱، ص ۳۲۰۔ ملتقطاً)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرح دیگر صحابہ گرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے بھی عشق رسول کے پیارے پیارے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں تو مکتبۃ المدینہ کی عشق رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب ”صحابہ گرام کا عشق رسول“ کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔ اسی طرح عشق رسول و عشق صحابہ و اہلبیت کو دل میں مزید بڑھانے کیلئے دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے! اِنْ شَاءَ اللهُ نیک اعمال کی لازوال دولت حاصل ہوگی، گناہوں سے نفرت کا ذہن بنے گا اور ہماری آخرت بھی سنور جائے گی۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ